

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 05 جنوری 2010 بمطابق 18 محرم الحرام 1431 ہجری سے پہر چار بجے منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
لَا يَغْوَتُكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَّعُ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ۔

(ترجمہ): (اے شیطان) کافروں کا شروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔ (یہ دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ ہے پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) خدا کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔

جناب سپیکر: آج ایک جانی پہچانی شخصیت، جناب ڈاکٹر بابر اعوان صاحب، منسٹر لاء جسٹس اینڈ پار لیمنٹری ایئر زہارے ہاؤس میں تشریف لائے ہیں، میں آپ سب کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، زہ پہ پوائنٹ آف آرڈر پاسید لے یم۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک کے مختلف حصوں میں دہشتگردی کے نتیجے میں شہید اور زخمی ہونے والوں کیلئے دعائے خیر وزیر اطلاعات: لبرہ گزارہ بنہ شے دے بنہ دا چہ دے یو شو ورخو کبنے واقعات شوی دی، پہ ہغے کبنے لکی مروت کبنے کوم شہیدان شوی دی، پہ ہنگو کبنے غنی الرحمن صاحب او ہغوی سرہ ملگری چہ کوم شہیدان شوی دی، پہ کراچی کبنے چہ کوم زمونبرہ واقعہ شوے دہ، ہغے کبنے شہیدان شوی دی او دغہ رنگ د تہلے پختونخوا او بیا د تہول ملک دننہ چہ کوم واقعات شوی دی او شہیدان شوی دی، ہغوی د پارہ جی پہ شریکہ بہ یو دعا او کرو۔ یا خدایا، تہ د دے شہیدانوں مرتبے او چتے کرے او کوم غازیان چہ پکبنے زخمیان شوی دی، ہغوی لہ صحتونہ ور کرے، د ہغوی لواحقینو تہ صبر ور کرے او یا خدایا، چہ شوک زمونبرہ پہ دے وطن کبنے دہشت گردی کوی، تہ تے تباہ و برباد کرے۔ خدایا شوک چہ د امن دشمنان دی، تہ تے تباہ و برباد کرے، شوک چہ زمونبرہ جماعتونہ، حجرے، امام بارگاہیں، سکولونہ، اسپتالونہ او زمونبرہ وطن خاورے لو تے کوی، یا خدایا، تہ تے تباہ و برباد کرے۔ شوک چہ زمونبرہ بچی وژنی، شوک چہ زمونبرہ خویندے میندے وژنی، شوک چہ زمونبرہ پلارونہ او نیکونہ وژنی، یا خدایا، تہ تے تباہ و برباد کرے او یا خدایا، تش پہ دعاگانو نہ کبری، دے سخت وخت د پارہ مونبرہ لہ ہمت راکرے، مونبرہ لہ جرات راکرے چہ د دے دہشتگردو مخہ اونیسو او د دغے دہشتگردو چہ کومہ زمونبرہ تباہی راوستے دہ، مونبرہ ورتہ مضبوط کرے او خدایا، کہ داسے وخت راخی چہ د خپل تن

قربانی پکبنے وی، یا خدایا مونبر لہ شہادت را کرے خود اہمت ہم را کرے چہ  
 دا دہشتگردی ختمہ کرو، پہ وطن کبنے امن راولو او زمونبر بچی ہم پہ امن  
 وخت تیر کری۔ یو خل بیا د تہلوشہیدانو د پارہ دعا چہ یا خدایا، تہ نئے مرتبے  
 اوچتے کرے، ہغہ غازیان چہ زخمیان شوی دی، یا خدایا، تہ ورلہ چہ صحت  
 ور کرے او د ہغوی لواحقینو لہ صبر ور کرے۔ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب  
 العالمین۔

جناب سپیکر: آمین، جزاکم اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالاکبر خان۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر میں موشن پیش کرتا ہوں کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو  
 Suspend کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! آپ ہاؤس سے  
 پوچھے، اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے۔

Mr. Speaker: Is it -----

(شور)

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ تو بیٹھ جائیں نا، مجھے بھی تھوڑا بولنے دیں نا۔

ملک قاسم خان خٹک: دے نہ پس بہ جی زہ یو پوائنٹ آف آرڈر باندمے یو ریکوئیسٹ  
 کوم۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی کنہ تاسو، زہ لبر۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: دے میاں صاحب چہ وئیل نو بیا ورتہ د تہلو غور و و۔ زمونبرہ  
 صوبے سرہ ڊیر زیاتے کیبری۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کر رہا ہوں، آپ بیٹھ جائیں جی۔

(قطع کلامی)

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that rules may be relaxed enabling the honourable Member to move a resolution? Those who are in favour of it may say 'yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was adopted)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The honourable Member to please move his resolution.

### قرارداد

**جناب عبدالاکبر خان:** شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ جناب، "صوبہ سرحد کے عوام کے یہ منتخب نمائندے ملک میں تمام جمہوری اور آئینی اداروں کا احترام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ملک کے تمام اداروں کو اپنے محور میں رہتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت سے گریز کرنا چاہیے۔ چونکہ صدر پاکستان کا عہدہ بھی ایک آئینی عہدہ ہے، اسلئے اسکا تقدس اور احترام بھی سب اداروں اور لوگوں پر لازم ہے۔ ہم ممبران اسمبلی سمجھتے ہیں کہ چونکہ صدر پاکستان، محترم جناب آصف علی زرداری صاحب کو اس ملک کی تمام اسمبلیوں نے بھاری اکثریت سے پانچ سال کیلئے منتخب کیا ہے اور چونکہ وہ آئینی طور پر وفاق کی علامت بھی ہے، اسلئے ان کا احترام تمام اداروں پر لازم ہے۔ صدر پاکستان کی حیثیت سے انہوں نے اس صوبے کے دیرینہ مسائل میں دلچسپی لے کر ایک متفقہ این ایف سی ایوارڈ دینے، ملاکنڈ کے عوام کی بحالی کیلئے فنڈ دینے، بجلی کے خالص منافع میں صوبہ سرحد کا 110 ارب روپے کا مطالبہ تسلیم کرنے اور خاصکر نظام عدل قائم کرنے اور دیگر بہت سارے اقدامات کرنے پر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور تمام اراکین اقرار کرتے ہیں کہ وہ محترم آصف علی زرداری صاحب کی قیادت میں متحد ہیں اور ان پر صدر پاکستان کی حیثیت سے غیر متزلزل اور بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ ہم محترم آصف علی زرداری صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جمہوریت کیلئے ان کے شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے۔" شکریہ، جناب سپیکر۔ بشیر خان Next mover دے۔

**جناب سپیکر:** جناب بشیر بلور صاحب۔

**جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی):}** دیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ "صوبہ پختونخوا کے عوام کے یہ منتخب نمائندے ملک میں تمام جمہوری اور آئینی اداروں کا احترام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ملک کے تمام اداروں کو اپنے محور میں رہتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت سے گریز کرنا چاہیے۔ چونکہ صدر پاکستان کا عہدہ بھی ایک آئینی

عمدہ ہے، اسلئے اسکا تقدس اور احترام بھی سب اداروں اور لوگوں پر لازم ہے۔ ہم ممبران صوبائی اسمبلی سمجھتے ہیں کہ چونکہ صدر پاکستان، محترم جناب آصف علی زرداری صاحب کو اس ملک کی تمام اسمبلیوں نے دو تہائی اکثریت سے پانچ سال کیلئے صدر منتخب کیا ہے اور چونکہ وہ آئینی طور پر وفاق کی علامت بھی ہیں، اسلئے ان کا احترام تمام اداروں پر لازم ہے۔ صدر پاکستان کی حیثیت سے انہوں نے اس صوبے کے دیرینہ مسائل میں دلچسپی لے کر ایک متفقہ این ایف سی ایوارڈ دینے، ملاکنڈ کے عوام کی بحالی کیلئے فنڈ دینے، بجلی کے خالص منافع میں صوبہ سرحد کا 110 ارب روپے کا مطالبہ تسلیم کرنے اور خاصکر نظام عدل قائم کرنے اور دیگر بہت سارے اہم اقدامات کرنے پر ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور تمام اراکین اقرار کرتے ہیں کہ وہ محترم جناب آصف علی زرداری صاحب کی قیادت میں متحد ہیں اور ان پر صدر پاکستان کی حیثیت سے غیر متزلزل اور بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ ہم محترم آصف علی زرداری صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ جمہوریت کیلئے ان کے شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے۔"

(تالیاں)

Mr. Speaker:- The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالاکبر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ اتفاق، اگر آپ بھی Favour کریں۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، تاسو بہ مونر۔ لہ موقع را کوئی۔ تاسو پخپلہ

دا رولنگ ور کرے وو نو تاسو بہ مونر۔ لہ موقع را کوئی د خبرے کولو۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جناب عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: One by one، میں دیتا ہوں، میں دیتا ہوں، آپ بیٹھیں، میں دیتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہغہ 'اپوز' شو، زہ دا ریکوئسٹ کوم چہ کاونتنگ داوشی۔ جناب سپیکر، زہ دا ریکوئسٹ کوم چہ کاونتنگ داوشی، دا زما اصولی حق دے، دا زما جمہوری حق دے چہ کاونتنگ د پھ دے باندے اوشی۔

جناب سپیکر: جی سکندر شیرپاؤ صاحب، ابھی بولیں جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زہ ستاسو مشکور یمہ چہ تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر ایک منٹ، ایک منٹ سے زیادہ نہیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: خیر ہے، ایک منٹ دے دیجئے۔

جناب سپیکر: جی سکندر صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زہ ستاسو مشکور یمہ چہ تاسو موقع راکرہ گوپکار دہ چہ تاسو مخکبے راکرے وے۔ کہ تاسو رولز ہم اوگورئ جناب سپیکر، چہ یو قرارداد پیش شی نوہغے باندے بیا د ممبرانو دا یو حق وی چہ ہغوی خپلہ رائے پہ ہغے باندے پیش کری او پہ ہغے باندے یو بحث او ڈیبیت اوشی۔ گوز مونبرہ دا ملگری چہ کوم دی، They wanted to put the cart before the horse، خو مونبرہ خپلہ ہغہ رائے کہ استعمال کرے دہ او دے قرارداد مونبرہ مخالفت کرے دے نو جناب سپیکر، د ہغے بنیادی وجوہات دی۔ د ہغے بنیادی وجوہات دا دی جناب سپیکر، چہ کلہ Presidential election وو نو ہغہ وخت کبے مونبرہ د پیپلز پارٹی د مینڈیت د پارہ، حالانکہ مونبرہ رکاوٹ نہ جو ریدل غوبنتل، جناب سپیکر، نن چہ مونبرہ د دے مخالفت کوؤ، مونبرہ پہ دے باندے مخالفت کوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: چہ پہ کومو خبرو باندے مونرہ ہغہ لہ ووت ور کرے وو  
چہ د دے صوبے مسئلو طرف تہ بہ توجہ ور کرے کیبری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نن مونرہ تہ نہ ہنکاری چہ د دے صوبے مسئلو طرف تہ د  
وفاقی حکومت د طرفہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: خہ توجہ شتہ نن کہ دے صوبے کبنے دا حالات  
خراب دی، پہ ہغے کبنے د وفاقی حکومت او دلته کبنے موجود دا حکمرانان  
چہ دی، د ہغوی د پالیسو نتیجہ دہ چہ نن د پبنتنو وینہ چہ دہ، ہغہ پہ ہر کور  
کبنے توئیری لکیا دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا دوئی د پالیسو نتیجہ دہ او د دغے وجے نہ د دوئی پہ  
ہیخ قرارداد باندے مونرہ حمایت نہ کوو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بس جی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

(شور)

Mr. Speaker: Thank you. Now the 'Questions Hour'-----.

(شور)

جناب سپیکر: تھینک یو، بیٹھیں جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھیں جی۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: 'Questions Hour', Question Hour-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 214 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ چیلنج کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: رول 214 کی طرف۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: رول 214 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، "Save as otherwise provided, the vote of the Members on any question put by the Speaker, may be taken by voices"۔ اس کا جو دوسرا پورشن ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ عبدالاکبر خان، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ چیلنج کرنا چاہ رہے ہیں؟

عبدالاکبر خان: سر، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پروٹینک کریں، وہ اپوز ہو گئی ہے، ووٹنگ کریں، پتہ لگ جائے گا کہ ہم کتنے ہیں؟ پتہ لگ جائے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: خاموش، خاموش۔ آپ چیلنج کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جی سر۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Those who are in favour of-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر اب چیلنج ہو گیا، تو اب جو اس کے Favour میں ہیں، وہ سب ممبر حضرات کھڑے ہو جائیں۔  
Please count down, please count down.

(’جیوے جیوے بھٹو‘ اور ’جمہوریت کے غداروں کو ایک دھکا اور دو‘ کے نعرے)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ Now those who are against the motion, they may stand up. Count down.

جناب سپیکر: 'Favour' میں جو ووٹ آئے ہیں، وہ 76 ہیں۔

(تالیاں / نعرے)

جناب سپیکر: اور جو 'Against' آئے ہیں، وہ 4 ہیں۔

(تالیاں / نعرے)



جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پہلے تو میں آپ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ریکونسٹ کو مان کر ہاؤس سے پوچھا اور قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔ میں سارے ایوان کا مشکور ہوں اور میں اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں جناب سپیکر، کیونکہ ہماری اس اسمبلی میں 32 strength ہے اپوزیشن کی اور جب مخالفت میں ووٹ آئے تو وہ چار آئے، تین یا چار آئے تو میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جمہوریت میں اختلاف کرنا ہر کسی کا حق ہوتا ہے جناب سپیکر، لیکن دوسری طرف اتنی بھاری اکثریت نے اس قرارداد کی حمایت کر دی تو جناب سپیکر، اس سے ظاہر ہوا کہ اس صوبے کے جو عوام ہیں، ان کی اکثریت کیونکہ یہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں، ہر ایک ممبر اپنی Constituency رکھتا ہے، ہر ممبر کے حلقے میں لاکھوں لوگ رہتے ہیں تو جناب سپیکر، 76 ووٹ اور اگر آپ کا ووٹ بھی شامل کریں تو 77 ووٹ بن جاتے ہیں، تو اگر دو لاکھ آبادی بھی حساب کریں تو جناب سپیکر، یہ ڈیڑھ کروڑ لوگوں سے زیادہ بنتے ہیں اور اس کی مخالفت میں (تالیماں) اور اس کی مخالفت میں جو تین چار ہیں، اگر اس کی آبادی بھی حساب کریں تو آٹھ لاکھ بنتی ہے تو ڈیڑھ کروڑ یا ایک کروڑ، ساٹھ لاکھ اور چھ لاکھ کے فرق سے اس قرارداد کو منظور کیا اس اسمبلی نے۔ جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ جو پریذیڈنٹ آف پاکستان ہوتا ہے، اس کی حیثیت دوسرے اداروں سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ آپ اگر آئین کا مطالعہ کریں جناب سپیکر، یقیناً آپ نے کیا ہو گا جناب سپیکر، تو یہ واحد پوسٹ ہے پاکستان میں کہ جس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش نہیں کی جاسکتی، باقی دنیا کے اور پاکستان کے تمام اداروں میں خواہ وہ سپیکر، آپ کا عمدہ ہو، خواہ وہ ڈپٹی سپیکر کا ہو، خواہ وہ وزیر اعلیٰ کا ہو، خواہ وزیر اعظم کا ہو، اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جاسکتی ہے لیکن یہ واحد پوسٹ ہے کہ جس پر Vote of no confidence نہیں ہو سکتا، سوائے Impeachment کے۔ دوسرا جناب سپیکر، جو دوسرے تمام ادارے ہیں، ان کا جو نمائندہ ہوتا ہے، تو اس ادارے کے ممبر ان اس کو Elect کرتے ہیں۔ آپ کو اس اسمبلی نے Elect کیا، وزیر اعلیٰ صاحب کو اس اسمبلی نے Elect کیا، وزیر اعظم صاحب کو نیشنل اسمبلی نے Elect کیا لیکن یہ واحد ادارہ ہے کہ جس کا پاکستان کے چاروں صوبوں میں الیکشن ہوتا ہے، اس کا الیکشن نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں بھی ہوتا ہے اور پھر جب تمام ملا کے جن کی اکثریت آجاتی ہے، وہ پاکستان کا صدر بنتا ہے، اسلئے جناب سپیکر، آئین میں باقی کسی عمدے کیلئے بھی یہ بات نہیں لکھی ہے کہ یہ

وفاق کا نمائندہ ہے لیکن پریزیڈنٹ آف پاکستان اور جناب سپیکر، یہی وجہ ہے کہ آرٹیکل 248 میں جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر اعظم صاحب، کوئی نہیں آتا، کوئی جج نہیں آتا، کوئی نہیں آتا لیکن صرف صدر پاکستان آتا ہے اور گورنر وہ اس میں آتے ہیں تو جناب سپیکر، اب جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں پر این آر او سے آٹھ ہزار لوگوں نے فائدے اٹھائے، وہاں پر تو بالکل خاموشی ہے، ایک دم آٹھ ہزار کیلئے تو خاموشی ہے، ایک کوٹنگٹ کیا جاتا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ذہن میں سوال اٹھتا ہے کہ آخر کیوں، کیوں ایک انسٹی ٹیوشن کو نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ کیوں ایک انسٹی ٹیوشن دوسرے انسٹی ٹیوشن میں اندر جانے کی کوشش کر رہا ہے؟ کیوں ایک انسٹی ٹیوشن جس کو چیلنج ہی نہیں کیا گیا ہو، اس Matter کو وہ انسٹی ٹیوشن اٹھاتا ہے؟ تو جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ بعض لوگ، ہم نہیں کہتے ہیں کہ سب لوگ لیکن بعض لوگ شاید سازش کر رہے ہوں تاکہ جو Pillar ہے اس ملک کے اداروں کا، جو بنیاد ہے اس ملک کے اداروں کا، اسی بنیاد پر Attack کیا جاسکے، اس بنیاد کو ہلایا جاسکے اور جب وہ اس بنیاد کو ہلانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ اس بنیاد کو تم ہٹانے یا گرانے کی کوشش کرو گے تو یہ ملک بھی نہیں رہ سکتا، اس سے ملک کے ٹوٹنے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے جناب سپیکر، ہم نے قرارداد کے شروع میں کہا کہ تمام اداروں کو اپنے محور میں گردش کرنا چاہیئے، یہ نہ ہو کہ ایک ادارہ دوسرے ادارے میں Trespass کرے اور جب بھی اس ملک میں یا کہیں پر بھی جہاں آئینی اور جمہوری حکومتیں ہوں، اگر ایک ادارہ Trespass کرنے کی کوشش کرتا ہے دوسرے ادارے میں تو ان اداروں کی تباہی کے سوا اس کا نتیجہ کچھ نہیں ہوتا۔ تو میں ایک دفعہ پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری قرارداد کو سپورٹ کیا۔

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میں بھی سپیکر صاحب، ان شہیدوں کے بارے میں بولنا چاہتا ہوں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، یہ لیٹ آئے ہیں ان کیلئے ہم نے دعا بھی کر لی ہے اور اس کے بعد ہم

بات بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع مل جائے گا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں ابھی بولنا چاہتا ہوں، ایک منٹ، سر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، اگر مجھے اجازت دیں تو میں بات کرتا ہوں آپ کی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، آپ مجھے اجازت دیں، میں بس ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، میں نے فلور ان کو دی ہے، اس کے بعد آپ کو دے دوں گا، آپ بیٹھ

جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تمام ہاؤس کا شکر گزار ہوں اور خاصکر اپوزیشن کا شکر گزار ہوں کہ ہمیشہ انہوں

نے ہمارے ساتھ کوآپریشن کی ہے، ہمارے سی ایم کو انہوں نے Unanimously elect کیا ہے،

ہمارے سپیکر صاحب کو Unanimously elect کیا ہے اور آج انہوں نے مہربانی کی اور بتیں بندوں

میں سے صرف چارہ گئے اور باقی سب نے ہماری Indirect حمایت کی، ہم ان کے شکر گزار ہیں اور یہ

سمجھتے ہیں کہ یہ ملک اور صوبے کیلئے ایک جمہوری نظام ہے، یہ کسی نے پلیٹ میں رکھ کر ہمیں نہیں دیا، اس

کیلئے ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، اس کیلئے ہم نے ایک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ کتنے اختلافات اور

جلسے جلوس کر کے اور سب سے بڑی بات بیگم شہید بھٹو صاحبہ شہید ہوئیں جس کی وجہ سے آج یہ حالات

ایسے پیدا ہوئے کہ جمہوریت اس ملک میں بحال ہوئی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس کیلئے بڑی قربانیاں دی

ہوئی ہیں سپیکر صاحب، اور ہم نے ہر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور ہر ڈکٹیٹر، چاہے، وہ سولین ہو یا مارشل لاء

کا، اس کے گریبان میں ہم نے ہاتھ ڈالا ہے۔ آج ایک جمہوری حکومت ہے، آج جمہوری ادارے ہیں

اور ان کے خلاف ایک سازش اس طرح کی جا رہی ہے اور جس طرح غلط طریقے سے باتیں کی جا رہی ہیں،

اسی لئے کہ اس نظام کو لپیٹ لیا جائے، اس جمہوریت کو Derail کر دیا جائے۔ ہم اس طرف سے یہ سب

کو کہتے ہیں اور تمام اداروں کو کہتے ہیں کہ ہم ووٹ لے کر، باہر دنیا میں اس وقت سب سے بہترین طرز

حکومت جو ہے، وہ جمہوریت ہے اور جمہوریت میں ووٹ لیکر جو لوگ آتے ہیں، یہ ان کا حق ہے، ان کا

اختیار ہے اور خاصکر آصف علی زرداری صاحب تو Two-third majority سے آج صدر پاکستان بن

کے بیٹھے ہیں، ہم ان کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور ان اداروں کو جو کوشش کر کے کسی طریقے سے ان کیلئے کوئی پراہلم Create کرنا چاہتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہم متفق ہیں اور صوبے کے عوام جو ہیں، وہ متفق ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس سسٹم کو پانچ سال تک رہنے دیا جائے تاکہ یہ سسٹم اچھے طریقے سے چلے کہ لوگوں میں شعور پیدا ہوتا کہ صحیح طریقے سے لوگ الیکشن کر سکیں اور اچھے لوگ اسمبلیوں میں آئیں اور اسمبلیوں میں غریبوں اور عوام کی بات کر سکیں۔ سپیکر صاحب، زرداری صاحب اور ان کے خاندان کی بڑی قربانی ہے، انہوں نے بھٹو صاحب کو، ہم ہر جگہ یہ کہتے ہیں کہ بھٹو صاحب کو پھانسی کر کے آپ نے سندھ بھیج دیا، بینظیر بھٹو صاحبہ کو شہید کر کے بھیج دیا، اب ایک صدر مملکت ہیں، جن کو Two third majority ملی ہے، ان کو آپ کو کوشش کرتے ہیں کہ اتاریں تو پھر سندھ کا کیا جواب ہوگا؟ سندھ کو کیا میج ملے گا، سندھ کے عوام کو کیا میج ملے گا کہ ان کے کسی بندے کو بھی ہم نہیں برداشت کر سکتے؟ تو میری یہ درخواست ہے سپیکر صاحب، جو لوگ یہ بات کرتے ہیں، ان سے درخواست ہے کہ چھوٹے صوبوں کو اہمیت دیں۔ اگر چھوٹے صوبے کا ایک بندہ پریزیڈنٹ آف پاکستان بنا ہے تو اس کے خلاف سازشیں نہیں کرنی چاہئیں۔ (تالیاں) آج آپ نے دیکھا سپیکر صاحب، بلوچستان سے یہی آواز آرہی ہے، آج سندھ سے یہی آواز آرہی ہے یا پختون خواہ سے یہی آواز آرہی ہے کہ ہمارا اتحاد مضبوط ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی ادارہ ہے، جس کو جتنے اختیارات آئین کے تحت حاصل ہیں، 1973 کے آئین نے ہر ادارے کے اختیارات کا متعین کیے ہیں، تو چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کے اختیارات میں Interference نہ کریں اور اپنے اختیارات تک محدود رہیں، تو میرے خیال میں اس ملک کی گاڑی بھی چلتی رہے گی اور جمہوریت بھی چلتی رہے گی اور عوام کے مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے۔ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا جو ہم نے قرارداد میں آل ریڈی کردی ہیں۔ سپیکر صاحب، دوسری بات، میرے ایک بزرگ بات کر رہے تھے، کل میں اسلام آباد میں تھا، پرائم منسٹر صاحب سے ہماری میٹنگ تھی تو جن باتوں کیلئے میٹنگ تھی، وہ ختم ہو گئی، تو میں نے پرائم منسٹر صاحب سے درخواست کی، میں نے کہا پرائم منسٹر صاحب، آپ سے عرض کرتے ہیں کہ ہمارا صوبہ جو ہے، وہاں ہر روز لوگ شہید ہو رہے ہیں اور ہمارے لکی مروت میں جو کچھ ہوا ہے، تقریباً ایک سو لوگ شہید ہوئے ہیں اور تقریباً اسی لوگ وہاں زخمی ہوئے ہیں اور اتنا ظلم ہوا ہے اور غریب لوگ ہیں، ساری آبادی ان کی پچیس ہزار ہے اور اس میں اتنے لوگوں کا شہید ہونا اور اتنے لوگوں کا Disable ہونا یا زخمی ہونا بہت زیادتی ہے اور آپ نے وہاں سندھ میں جا کر تین ارب

روپے کا اعلان کیا اور میں اپنے صوبے کے عوام اور خاصکر اپنے پشاور اور اردگرد کے سارے عوام کا شکر گزار ہوں، تو میں نے کہا کہ جی جب بھی بم بلاسٹ ہوتا ہے، جب ہمارے وہاں لوگ شہید ہوتے ہیں، جب آگ لگتی ہے تو ہمارے لوگ دوسرے لوگوں کی جائیداد کا اور مال کا تحفظ کرتے ہیں اور ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ پختون جو ہیں، یہ سمجھتے نہیں ہیں، آج وہ کراچی کا شہر جو بڑے پڑھے لکھے لوگوں کا شہر ہے، وہاں جب بلاسٹ ہوا تو وہاں کے لوگ اٹھ کر لوگوں کی دکانیں جلاتے رہے، لوگوں کا مال لوٹتے رہے اور آپ نے وہاں جا کر تین ارب روپے کا اناؤنسمنٹ کیا، ہم مسلمان بھی ہیں اور پاکستانی بھی ہیں اور پختون ہیں، اسلئے آپ ہمارے ساتھ مہربانی کر کے ایسا سلوک نہ کریں جس سے تاثر ملے ہمارے صوبے کے لوگوں کو کہ مرکز ہمارے ساتھ کچھ Difference رکھ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارے ہاں جو شہید ہوتا ہے تو ہم اس کو تین لاکھ روپے دیتے ہیں، کراچی میں جو شہید ہوا ہے، اس کو پانچ لاکھ ملے ہیں، جنہوں نے زیادتی کی ہے، لوگوں کی دکانیں لوٹی ہیں، لوگوں کا نقصان کیا ہے، آگ لگائی ہے تو ان لوگوں کو آپ نے تین ارب روپے دیئے ہیں اور ہمارے صوبے کیلئے آپ نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا، تو ہمیں بھی چاہئیں اور مہربانی کرے ہمیں بھی اس پیکیج میں پیسے دیں اور ہمارے جو شہید ہیں، ان کیلئے تین کے بجائے پانچ لاکھ روپے کی مہربانی کریں تو انہوں اسی وقت، سیکرٹری فنانس بیٹھے ہوئے تھے، ان سے کہا کہ یہ آپ بات کریں اور اس کے بارے مجھے سمجھیں اور مجھے یہ کہا کہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کوئی Difference نہیں ہوگی، سب کو برابر ملے گا مگر انہوں نے ایک بات کی، انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ سندھ گورنمنٹ پانچ لاکھ اپنی طرف سے دیتے ہیں، مرکز سے نہیں دیتے۔ میں نے کہا کہ پرائم منسٹر صاحب، اگر ہمارے وسائل سندھ جتنے ہوں تو ہم دس لاکھ روپے دیں گے مگر ہمارے وسائل نہیں ہیں، ہم غریب ہیں اور سب سے زیادہ مار ہم کھا رہے ہیں اور میں نے یہ بھی ان سے کہا کہ پاکستان فرنٹ لائن سٹیٹ ہے مگر ہمارا صوبہ فرنٹ لائن صوبہ ہے، سب سے زیادہ تکلیف ہمیں ہے، سب سے زیادہ دکھ ہمیں ہے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ فنانس، میں نے کہا کہ جی ہم Afford نہیں کر سکتے کہ ہم اپنے پیسے خود دیں، اگر کراچی Afford کر سکتا ہے تو ہمارا صوبہ Afford نہیں کر سکتا تو انہوں نے سیکرٹری فنانس سے کہا کہ آپ مجھے سمجھیں، انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ میں پانچ لاکھ روپے، جس طرح سارے پاکستان میں Uniformity ہونی چاہیئے، سارے پاکستان میں Uniformity ہوگی اور میں نے کہا جی آپ نے جو پیکیج کی بات کی، میں نے عرض کیا کہ آپ نے کچھ نہیں کیا تو انہوں نے مجھے یہ کہا کہ میں کل جا رہا تھا، اتوار کے دن میں خود جا رہا تھا

کلی مگر بد قسمتی یہ ہوئی کہ وہاں پہ Weather خراب تھا، ہیلی کاپٹر نہیں جاسکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں پشاور آؤنگا، میں مینا بازار بھی جاؤں گا اور میں کئی بھی انشاء اللہ جاؤں گا اور لوگوں کو تحفظ بھی دیں گے اور انشاء اللہ فیڈرل گورنمنٹ اپنے دستیاب وسائل کے مطابق ان کی پوری امداد کرے گی۔ میں آپ کی وساطت سے فیڈرل گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری اس درخواست کو قبول کیا کہ انشاء اللہ اس پر ایکشن لیا جائیگا۔ تھینک یوجی۔

جناب سپیکر: شکریہ، بشیر بلور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں بلور صاحب کا بڑا ممنون ہوں اور شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وہاں پہ یہ بات چھیڑی ہے لیکن میں معاوضے کی بات نہیں کروں گا۔ ہاں پہ۔ میں جس گاؤں سے آ رہا ہوں، وہ میری ہی یونین کونسل ہے، میرا بھتیجا ہی وہاں پہ ناظم ہے لیکن اس گاؤں نے جتنی قربانیاں دی ہیں اس دہشت گردی کی سلسلے میں، جون، جولائی میں یہ گاؤں خالی کرایا جائے گا آپریشن کیلئے اور وہاں کے جتنے بھی طالبان تھے یا دہشت گرد تھے، ان کو اسی گاؤں والوں نے وہاں سے بھگا دیا تھا اور پورے ڈسٹرکٹ کئی کو تحفظ فراہم کیا تھا لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری سیکورٹی ایجنسی والوں نے ان لوگوں کو بالکل اسی طرح چھوڑا ہے کہ ان کا پوچھا تک نہیں ہے حالانکہ پورے ڈسٹرکٹ کو ان لوگوں نے تحفظ دیا تھا۔ اسی دسمبر کے مہینے میں اس کے امن کمیٹی کے ایک بندے کو انہوں نے مارا تھا اور اسی گاؤں کے لوگوں نے ان کا پیچھا کیا لیکن جب شام ہو گئی تو ہمارے سیکورٹی والے واپس آ گئے، انہوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔ کیا شاہ حسن خیل کے گاؤں کا صرف یہی قصور تھا کہ انہوں نے امن کمیٹی بنائی اور ان لوگوں کا اس گاؤں میں آنا بند کر دیا تھا کہ آپ یہاں گاؤں میں نہیں آئیں گے؟ سر، اگر ہم اسی طرح ان لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں اور امن کمیٹی بھی بناتے ہیں اور امن بھی قائم کرتے ہیں اور بعد میں ہم ان کو چھوڑتے ہیں، یہ واقعہ جو کل ہوا ہے، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دن کے وقت، تقریباً ساڑھے تین بجے، پونے چار بجے یہ بارود سے بھری گاڑی آرہی ہے اور چیک پوسٹ پہ آرہی ہے، پولیس والے بھی وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ مین روڈ سے، کچے روڈ سے تقریباً آدھے فرلانگ کے فاصلے پر کچے روڈ پہ جاتے ہیں اور گاؤں والے اس کو کہتے ہیں کہ اس پر فائرنگ کرو، یہ ڈائن خطرناک ہے، ان کو

دھکیاں مل رہی تھی لیکن افسوس، مجھے شرم آتی ہے اس سیکورٹی والوں پہ کہ انہوں نے یہاں تک کہ ان پہ کلیئر فائرنگ بھی نہیں کی اور وہ گاؤں میں داخل ہو گیا اور تباہی مچادی سر، اور یہ گاؤں اتنا غریب ہے کہ آپ حیران رہ جائیں گے کہ ان لوگوں کے پاس، اب میں سر، وہاں پہ جب گیا تو مجھے افسوس یہی ہو رہا تھا کہ وہاں کوئی ابھی تک رو یا نہیں ہے، ان کا رونا بھی بند ہو چکا ہے۔ سر، اس گاؤں میں کوئی پکا مکان بھی نہیں ہے۔ میں تو اپنے وزیر اعلیٰ کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسی وقت یہاں تک ایسولینسوں کا بندوبست کیا، ہیلی کاپٹر کا بھی بندوبست کیا لیکن یہاں کے جو لوکل لوگ ہیں، سر، خاصکر میں ہیلتھ منسٹر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں مریض پڑے ہوئے ہیں، نہ ہیلتھ منسٹر وہاں پہ گئے ہیں، نہ بشیر بلور صاحب وہاں پہ گئے ہیں اور نہ میاں افتخار صاحب وہاں پہ گئے ہیں، آخر وہ کمی مروت کے بندے ہیں، کیا ان کو یہ تسلی نہیں دی جاسکتی تھی؟ ہمارا قصور، آپ تو سندھ سے گلہ کرتے ہیں کہ سندھیوں کو یہ مل رہا ہے، کراچی والوں کو یہ مل رہا ہے، کیا کمی مروت والوں کا یہ حق نہیں بنتا کہ ان کے پاس کوئی جائے؟ میں تو وزیر اعلیٰ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ وہ وہاں تک گئے ہوئے ہیں لیکن ہیلتھ منسٹر کو چاہیے تھا کہ کم از کم لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ان کے پاس جاتے اور کم از کم دو اینوں کا بندوبست تو کر لیتے۔ میں تو مروت کے جو یونیورسٹی سٹوڈنٹس تھے، ان کا بھی بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وہاں پہ چندہ کیا اور چالیس کے لگ بھگ لڑکے وہاں پہ آئے اور انہوں نے بلڈ دیا ہے۔ بشیر بلور اور میاں افتخار، یہ صوبہ سب کا صوبہ ہے، آج ٹھیک ہے آپ لوگوں کی حکومت ہے اور پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، کیا حسن خیل گاؤں والوں کا یہ حق نہیں بنتا کہ ان کے پاس بھی چلے جاتے، ان کو کم از کم یہ تسلی دیتے؟ لیکن لوگوں کا صرف جرم یہ تھا کہ انہوں نے وہاں سے ان لوگوں کو بھگایا تھا اور حکومت بھی اس پر خاموش تھی، سیکورٹی والے بھی اس پہ خاموش تھے۔ آج وہی گاؤں کے لوگ برسر عام کہہ رہے ہیں کہ ہم نے امن کمیٹیاں اس کے بعد نہیں بنانی ہیں۔ اب جب میں دس پندرہ لوگوں کی امن کمیٹی بناؤں تو میں تو بالکل Visible ہو گیا سر، میں تو ان کا مقابلہ کر رہا ہوں اور حکومت اور سیکورٹی والے، رات کی تاریکی میں وہ پھر نہیں سکتے، ان کو تحفظ دو، امن کمیٹی والوں کو تحفظ دو۔ اگر آپ لوگ تحفظ نہیں دے سکتے تو آج برسر عام یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے کمیٹیاں نہیں بنانی ہیں اور شاہ حسن خیل گاؤں کے لوگوں کا صرف جرم یہی تھا کہ انہوں نے امن کمیٹیاں بنائی تھیں بلکہ پورے ڈسٹرکٹ کو پرامن ڈسٹرکٹ بنایا۔ سر، یہی میری ریکویسٹ ہے، باقی یہاں کے جتنے بھی ایم۔پی۔ایز صاحبان بیٹھے ہیں، میں صرف ان سے یہی ریکویسٹ کر سکتا ہوں، یقیناً آپ حیران رہ

جائیں گے کہ اگر ایک چھوٹے سے گاؤں میں اسی، نوے لوگوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہوں، آپ ان کو دفنائیں گے کیسے، ان کو کفن کیسے پہنائیں گے لیکن میں اپنے علاقے کے لوگوں کو شاباس دیتا ہوں کہ کسی نے بھی کوئی مدد نہیں کی اور وہاں کے لوگوں کو کفن بھی پہنائے اور ان کو دفنایا بھی۔ آج وہاں کے لوگ جو ہیں، ان کے نزدیک گاؤں والے ان کو کھانا بھی کھلا رہے ہیں لیکن ہماری حکومت نے کیا کیا ہے؟ سر، ہم کدھر جائیں؟ خدا کیلئے ان لوگوں کو تحفظ دو، یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں، بہت کم لوگ ہیں لیکن اگر اسی طرح آپ ان کو بے آسرا چھوڑ دیں تو کل کوئی نہیں ہو گا اور یہ دہشت گرد اسی طرح عام اٹیک کرتے رہیں گے۔ یہی میری ریکویسٹ تھی اور خاصکر میں آخر میں اپنے بھائیوں سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سوگ تو تین دن کی منائی جاتی ہے لیکن ان صاحبان سے، ان ایم۔ پی۔ اے صاحبان سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر ہو سکے تو تین دن کے آپ کے پاس جوٹی۔ اے / ڈی۔ اے ہے، اگر آپ حسن خیل کے شہدا کے حق میں اس کو دے دیں تو یہ آپ کی ان کے ساتھ بڑی ہمدردی ہوگی۔ میں آخر میں آپ کا بڑا شکر یہ ادا کرتا ہوں، خدا حافظ۔

جناب سپیکر: جناب لیڈر آف دی ہاؤس، امیر حیدر ہوتی صاحب۔

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ۱۔ یرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب، چہ تاسو ما لہ موقع را کرہ خکھ چہ زما ورور، حاجی صاحب د ہغه واقعے پہ حوالہ چہ یوہ ۱۔ یرہ لویہ سانحہ، یوہ ۲۔ یرہ لویہ تباہی چہ پہ کوم کبے بے گناہ خلق پہ ۳۔ یر گنر شمیر شہیدان شو، زخمیان شو، خوانان، مشران، زنانہ او وارہ بچی او یقینی طور خبرہ دا دہ چہ د دوئ جذبات او احساسات زمونرہ د تولو نہ خکھ سیوا دی چہ د دوئ علاقہ دہ، دوئ د ہغه خائے اوسیدونکی دی او پہ حیثیت د ہغه خاورے د یو بچی او د ہغه علاقے د نمائندہ دا د دوئ فرض جو پیری چہ د خپلے علاقے او د خپلے خاورے پہ بہترین انداز او پہ بہترین طریقہ باندے نمائندگی او کپی خو چہ خومرہ د دوئ فرض جو پیری، دومرہ زمونرہ د تولو ہم فرض جو پیری۔ پہ دغه ورخ چہ پہ کومہ ورخ دغه واقعہ اوشوہ، ما بنام د مانخہ سرہ لگ بھگ دا واقعہ وہ او د شپے تقریباً دولس بجے آخیرے زما د ہغه خلقو سرہ خبرے اترے جاری وے چہ کوم خلق پہ ہغه وخت پہ موقع باندے موجود وو، ہم پہ دغه ورخ ما بنام زما د بعضے ذمہ وارو رونرو سرہ، شیر اعظم خان سرہ، حاجی صاحب سرہ، د نورو ذمہ وارو ملگرو سرہ د



صلاح مشورے یوہ سلسلہ روانہ وہ۔ محترم سپیکر صاحب، کہ پہ یو لوئے بنار کبن ہم پہ دومرہ لوئے سکیل باندے یو تباہی اوشی خدائے مہ کرہ نو د کراچی غوندے بنار او د لاهور غوندے بنار کبنے ہم Initial time period چہ کوم وی، ہغہ ڊیر Critical وی، پہ ہغے کبن ڊیرے لوئے مسئلے راخی او دا زمونڊ ټولو یو ڊیر لوئے کمے دے خو د بد قسمتی نہ چہ پہ Large scale باندے داسے واقعات اوشی نو Initial pick ups او پرابلم ڊیر زیات وی او بیا د لکی مروت ہغہ علاقہ، ہلتہ خو ہسے ہم د Facilities کمے دے، مونڊ ټول د دے نہ خبر یو، پہ ہغہ ما بنام باندے چہ خنگہ دا واقعہ اوشوہ نو فوری طور مونڊہ د کواہت نہ، د کرک نہ او د بنوں نہ نہ صرف دا چہ ایمبولینسیز، نہ صرف دا چہ ڊاکٹرز، نہ صرف دا چہ نور میڈیکل سٹاف بلکہ میڈیسن چہ کوم پکار وو، ہغہ فوری طور مونڊ روانہ کرل۔ د پولیس آفیسرز پخپلہ لگیا وو، اولس ورسرہ لگیا وو، اولس ټولہ مرستہ کرے دہ، سرکاری اہلکار پہ شریکہ لگیا وو او د نیمے شپے پورے ہغوی Dead bodies راو بنکل د ملبے نہ او خلق ئے رارسول ہسپتال تہ۔ د ہغے نہ علاوہ د ہیلی کاپٹر Arrangement مونڊہ د دے د پارہ کول چہ کہ داسے Patients وی چہ ہغہ شفٹ کول غواہی چہ ہغہ مونڊہ شفٹ کرو او ہغہ راو لو مونڊہ پیسنور تہ او پہ ہغے کبنے بعضے Patients، چہ خنگہ زما ورور او وئیل، پہ دے وخت کبنے پہ پیسنور کبنے Under treatment دی، ہغوی دلنہ کبنے موجود دی، اللہ د ورلہ روغ صحت ورکری سرہ د نورو ټولو مریضانو۔ د ہغے نہ علاوہ محترم سپیکر صاحب، د اتوار پہ ورغ نہ صرف دا چہ زما پخپلہ بلکہ زما سرہ د پرائم منسٹر صاحب خپل خواہش دا وو چہ مونڊہ د اتوار پہ ورغ پخپلہ خو لکی مروت تہ، مونڊہ اطلاع گانے ہم کرے وے، غالباً حاجی صاحب بہ ہم خبر وو د دے نہ خو د بد قسمتی نہ د موسم د خرابی پہ وجہ باندے ہغہ پروگرام پاتے شو۔ عنقریب، ڊیر زر مونڊہ د تگ ارادہ دہ د خیرہ، انشاء اللہ مونڊہ بہ خو د دے د پارہ چہ یو ہغہ مقام تہ لار شو چہ پہ کوم خائے کبن دا واقعہ شوے دہ، ہلتہ مونڊہ اجتماعی دعا او کرو، د ہغہ خلقو سرہ د تعزیت اظہار او کرو، ہمدردی ورسرہ او کرو، ہغہ تباہی پہ خپلو سترگو او وینو دوئم چہ مریضان او وینو، دریم دا د ټولو نہ اہم خبرہ چہ د لکی قومی جرگہ چہ کومہ دہ، د ہغے سرہ

مونڙه ملگرتيا او ڪرو او مونڙه ورسره ليدل ڪتل او ڪرو۔ زه د دے ٽول هاؤس د نمائنده په حيثيت نن په فلور آف دي هاوس دا Commitment ورکومه چه د لکي قومي جرگے د کومے پښتو او غيرت مظاهره ڪرے ده، د هغوی بهترينه کومه کار ڪردگي ده، په حيثيت د وزير اعليٰ هم خو اول په حيثيت د پختون مونڙه ٽول که زه یمه او که دا څومره ٽول دلته ناست دی، زمونږه مکمل مرسته به د لکي مروت د يو يو بچی سره وی او د قومي جرگے سره به انشاء الله مونږه مکمل مرسته کوؤ۔ (تالیاں) د هغے نه علاوه محترم سپيکر صاحب، د بجلی نظام هلته کښه خراب وو، ما وينا پرون ڪرے ده، انشاء الله نن ما بنام پورے به د بجلی نظام هلته جوړ شي که خير وی۔ د هغے نه علاوه هلته د ټينټونو ضرورت وو، ټينټونه لپرلے شوی دی، مزيد چه د څومره ټينټونو ضرورت وی، هغه ټينټونه به اولپرلے شي۔ پرون ما بنام To be on the safe side ما يو ټرک د دارو بل اولپرو چه هغه په دے وخت کښه لکي مروت ته رسيدلے دے۔ د هغے نه علاوه ما پرون احکامات جاری ڪړی دی، سبا پورے انشاء الله چه څومره فيمليز دی چه چا ته دا تاوان رسيدلے دے، د دوه دوه مياشتو د پاره به راشن، فوڊ پيڪيجز انشاء الله يو يو کور ته اورسی چه کم از کم د دوه مياشتو د پاره د هغوی د خوراک ضرورت که خير وی پوره شي۔ (تالیاں) د هغے نه علاوه محترم سپيکر صاحب، Compensation amount چه کوم د هغوی دے، Already ما ډائريڪٽيوز ايشو ڪړی دی، یو لس اته چيکونه هغوی تيار ڪړی وو خو ما هغوی ته وئيل چه زه دا فرق او تقسيم نه شم کولے، زه په Compensation Amount باندے نه سياست کول غوارمه او نه پرے سياست کوم۔ زه به هله Compensation amount cheques ورکوم که خير وی په پښخه شپږ ورځو کښه چه د ٽولو شهيدانو Compensation amount cheques تيار شي، زه به ئے انشاء الله پخپله Personally ورکوم۔ (تالیاں) د هغے نه علاوه محترم سپيکر صاحب، زه بالکل د دوی د خبرے مرسته کومه چه Over and above د دے خلقو سره مرسته او امداد پکار دے۔ د دوی کورونه دی، د دوی د کورنو تباھی شوی ده، اول زما دا اميد دے چه مرکزی حکومت به په ديکښه زمونږ سره مکمل تعاون کوی او زمونږ سره به مرسته کوی، دغه مونږ ته د هغوی

وینا دہ او زہ پرامیدیم چہ دغہ Commitments بہ آنر کیبری خو کہ دغہ نہ وی نو  
 زہ پہ فلور آف دی ہاؤس دا Commitment ورکومہ چہ انشاء اللہ د کورونو د  
 پارہ ہم خہ مناسب زمونیر معاوضہ کیدے شی، Over and above بہ کہ خیر وی  
 صوبائی حکومت ہغہ معاوضہ ہم ورکوی۔ (تالیاں) او د ہسپتال ذکر  
 اوشو، زما ورور خبرہ او کرہ چہ ہسپتال تہ، گلہ ئے او کرہ، ہلتہ منسٹر صاحب،  
 میاں صاحب، بشیر خان او د نورو نومونہ ئے یاد کرل، ہغوی بہ تلی وی خو  
 بنیادی طور زمونیرہ د تولو د شریکے ذمہ واری دہ او چہ یو ملکرے اورسیدو نو  
 زما پہ خیال داسے دہ چہ دا مونیرہ تولا اورسیدو او چونکہ دا اعتماد پہ ما کرے  
 دے دے ہاؤس، زہ د دے د پارہ نن ہم مشکوریم، تولا عمر بہ زہ مشکوریم،  
 لہذا پہ کومہ ورخ چہ زہ لکی مروت تہ او نہ رسیدم د موسم د خرابی پہ وجہ،  
 سرہ د دے چہ پہ ہغہ ورخ تولا ملگرو تہ پتہ دہ چہ مونیرہ تہ پہ خپل کور کبے یو  
 تکلیف جوڑو و خو د خپل کور تکلیف زمونیر صرف د کور تکلیف وو، دغہ د قام  
 تکلیف وو، پہ ہغہ ورخ باندے سرہ د ذمہ وارو ملگرو زہ پخپلہ تلے یم ہسپتال  
 تہ، یو یو مریض لہ تلے یم، یو یو مریض سرہ ملاو شوے یم، د ہغہ نہ مے تپوس  
 کرے دے د دارو، د نورو سہولتونو، ہر خہ ورتہ پورہ دی او بیا مے ہلتہ  
 Instructions ورکرل چہ فوری طور د دوئی تہ Compensation amount ہم پہ  
 دے ہسپتال کبے ورکرے شی بجائے د دے چہ د انتظار کوی چہ دوئی کلی تہ  
 خی او بیا بہ دوئی تہ خپل Compensation amount ملاویری خو کہ بیا ہم خہ لڑ  
 یر کمے داسے راغلی وی او محسوس شوے وی نو زہ د ہغے د پارہ بخبنہ  
 غوارم خو دا یوہ تسلی ورکول غوارمہ چہ دا تش د لکی درد نہ دے، دا تش د  
 لکی تکلیف نہ دے، دا د دے خاورے تکلیف دے، د دے خاورے درد دے او دا  
 زمونیرہ د تولو ذمہ واری جوڑیری چہ دا درد او دا تکلیف مونیرہ خپل او گنرو او  
 پہ دے وخت پہ دے آزمائش کبے دا خپل دردیدلی رونیرہ مونیرہ خان تہ رانز دے  
 کرو۔ یرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن کے اسمائے گرامی ہیں: سید رحیم ایڈوکیٹ صاحب، 2 جنوری تا 9 جنوری 2010؛ جناب غلام محمد صاحب، 2 جنوری تا 8 جنوری 2010؛ محترمہ یاسمین نازلی جسیم صاحبہ، پورے اجلاس کیلئے: محترمہ زرگس ثمنین صاحب، 5 جنوری تا 13 جنوری 2010 اور جناب اکرم خان درانی صاحب، 5 جنوری اور 6 جنوری 2010، تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The leave is granted. Item No. 5, 'Privileges motions'.

محترمہ یاسمین ضیا: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نام ختم ہو چکا ہے، بی بی۔

محترمہ یاسمین ضیا: چونکہ میرا تعلق بھی ضلع کئی مروت سے ہے اور چونکہ پہلے ہمارے سی۔ ایم صاحب نے کرنی تھی بات تو اسلئے میں بیٹھ گئی۔ میں اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتی ہوں، سر۔ میں چونکہ رات کو شاہ حسن خیل سے واپس آئی ہوں، جس طرح میرے ڈسٹرکٹ پہ قیامت آئی ہے، جس طرح وہاں کے غریب لوگوں کو نیست نابود کیا گیا ہے، جس بے دردی سے ان کو کچلا گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ وہ صورتحال یہاں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کے سامنے لے آؤں۔ جناب سپیکر، شاہ حسن خیل ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس میں زیادہ سے زیادہ رجسٹرڈ ووٹ تین، ساڑھے تین ہزار ہیں۔ یہاں کے لوگ انتہائی غریب ہیں، مزدوری وغیرہ سے ان کا تعلق ہے۔ جناب سپیکر، جب میں شاہ حسن خیل میں داخل ہوئی تو مجھے ایسا لگا کہ میں کسی کھنڈر میں داخل ہوئی ہوں، کسی گاؤں میں داخل نہیں ہوئی ہوں۔ وہاں پہ وہ اجڑے ہوئے لوگ جو بالکل بے سروسامانی کی حالت میں ان کھنڈرات میں بیٹھے ہوئے تھے، میرے خیال میں یہاں پہ بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کیلئے ایک سوالیہ نشان ہے۔ ان لوگوں کو، وہاں کی جوان نسل کو، وہاں کے بچوں کو، وہاں کی خواتین کو، وہاں کے بوڑھوں کو، وہاں کے بزرگوں کو جس چیز کی سزا دی گئی ہے، میرے خیال میں جناب سپیکر، یہ بہت بڑی سزا ہے اور یہ کوئی ایک مسلمان، کوئی ایک انسان کسی دوسرے انسان کو نہیں دے سکتا۔ جناب سپیکر، وہاں پہ ایک پوری نسل کو تباہ کیا گیا ہے جو اپنی خوشی کے لمحات کیلئے بیٹھے ہوئے تھے جناب سپیکر، اور ان کا تصور کیا تھا، کیا یہ کہ وہ اپنے علاقے میں امن رکھنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ۔

----

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس نے پوری یقین دہانی کرا دی تو بی بی، اس سے پہلے آپ کو بولنا چاہیے تھا۔ اب میرے خیال میں Wind up کر لیں، بس ختم کر دیں۔ شکریہ، بی بی۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب ظاہر علی شاہ صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اپنے بھائی منور خان کے حوالے سے، جو ابھی انہوں نے بات کی ہے، تو ان کو یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، اس دن میں پشاور میں نہیں تھا۔ رات کو جب میں نے ٹی وی پر اس واقعے کو دیکھا تو میں نے اسی وقت لیڈی ریڈنگ کی جو انتظامیہ تھی، ان سے رابطہ قائم کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ رات ہو چکی ہے، وہاں سے کسی قسم کی ٹرانسپورٹیشن نہیں ہو سکتی، لہذا صبح لوگوں کو وہاں سے شفٹ کیا جائیگا۔ دوسرے دن میں یہاں موجود نہیں تھا لیکن تیسرے دن، جب میں دوسرے دن رات کو پہنچا تو تیسرے دن میں جا کر ہسپتال میں تین گھنٹے وہاں پہنچا اور ایک ایک مریض کی فائل اور جو بھی اس کا سلسلہ تھا، میں دیکھتا رہا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں اس کو اخبار میں دیتا کہ وزیر صحت گئے اور انہوں نے ہسپتال کا دورہ کیا اور انہوں نے فلاں فلاں مریض کی کیفیت دریافت کی، وہ چیز نہ میں کرتا ہوں، نہ میں نے کی ہے۔ لہذا میں منور بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی آدمی زخمی ہو یا شہید ہو، چاہے وہ کئی سے تعلق رکھتا ہے، چاہے اس کا بونیر سے تعلق ہے، ایبٹ آباد سے تعلق ہے، پشاور سے تعلق ہے، ڈی آئی خان سے تعلق ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں، ہماری بہنیں ہیں، ہمارے بچے ہیں اور تمام کی دیکھ بھال Across the board کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ ابھی بھی اگر یہ لیڈی ریڈنگ جا کر، جب بھی جائیں تو جا کے دیکھ لیں کہ جس طریقے سے ان لوگوں کی دیکھ بھال اس حوالے سے کی جا رہی ہے، اگر اس میں کوئی کمی ہو تو مجھے بتائیں اور مجھے انشاء اللہ امید ہے کیونکہ لیڈی ریڈنگ اپنا ایک شناخت رکھتا ہے اور لیڈی ریڈنگ نے اس سلسلے میں جو پچھلے سے واقعات رہنا ہو رہے ہیں، اس کے اندر ایک کلیدی کردار ادا کیا ہے اور اسی بنیاد پر چیف منسٹر صاحب نے ان کے تمام سٹاف کیلئے ایک ایک ماہ کی اضافی تنخواہ دی ہے، یہ ان لوگوں کی محنت اور ان لوگوں کا جو لوگوں کے ساتھ لگاؤ ہے، اس کا صلہ ہے کہ آج تک جو بھی واقعہ پیش آیا ہے، وہ لوگ لیڈی ریڈنگ میں لائے جاتے ہیں اور اس میں ان کا علاج ہوتا ہے۔ تو میں اپنے بھائی، منور خان کیلئے، یہ ان کو شاہد پتہ نہ ہو کہ میں گیا ہوں، میں نے ایک ایک آدمی کی فائل اور ایک ایک آدمی کا مسئلہ وہاں جا کر دیکھا اور انہیں ہدایات میں دو دن ٹیلیفون پر دیتا رہا، پھر تیسرے دن جا کر میں تین

گھٹنے وہاں بیٹھا رہا، تو میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اگر پھر بھی ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس چیز کیلئے ذاتی طور پر معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، ظاہر علی شاہ صاحب۔ یہ پریولج موشنز کچھ آئی ہیں۔ Mr. Aateef-ur-Rehman, MPA, to please move his privilege motion No. 78.

جناب عطیف الرحمان: ڀ ڀرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، کہ تاسو مہربانی او کړئ او ما له پینځه منټه وخت را کړئ، زما سره کاپی نشته دے جی۔ جناب سپیکر: اگر کسی کے پاس ایکسٹرا ہو تو دے دیں۔ ذرا اپنے ایجنڈے سے اور نگزیب صاحب، دے دیں۔

جناب اورنگزیب خان: نہ دہ ملا و شوے جی مونږ تہ۔

### مسئلہ استحقاق

جناب عطیف الرحمان: نہ دہ ئے را کړے۔ ”سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مورخہ 16.11.2009 کو میں محکمہ اوقاف کے ایڈمن آفیسر کے دفتر میں ’Notified Waqf Plots Finance Scheme‘ کے فارموں کے سلسلے میں گیا۔ ایڈمن آفیسر نے پراجیکٹ کے ڈائریکٹر، ندیم صاحب کو فون پہ بتایا کہ ایم۔ پی۔ اے صاحب آئے ہوئے ہیں ملاقات کیلئے، میرے دفتر میں تشریف لائیں۔ تقریباً دو گھنٹہ میں نے ان کے دفتر میں انتظار کیا، ایڈمن آفیسر نے اپنے نائب قاصد کو بھیجا لیکن ایک گھنٹہ گزرنے کے باوجود پی۔ ڈی صاحب نہیں آئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد ایڈمن آفیسر نے مجھے کہا کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر صاحب آپ سے نہیں ملنا چاہتے۔ اس پراجیکٹ ڈائریکٹر کے طرز عمل سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔“

سپیکر صاحب، دا دوی د یو څیز په اخبار کښ اشتهار ور کړے وو جی او د هغه د فارمونو اغیستو د پارہ زه ور غلے وومه او ما ورته ډیر کافی انتظار کړے وو۔ هغه تائم کښے ایډمنسٹریټر صاحب ورته بار بار سوال جواب ور کړو چه ته راشه، دا شه تاسو په اخبار کښے ایډورٹائز کړے دے او هغه فارم ممبر صاحب ته پکار دے خو چونکه هغه سرے رانغلو او دا سوال جواب ئے او کړو چه

زہد دہ سرہ نہ ملا ویرم نو د دے نہ یوازے زما نہ بلکہ د دے تہول ایوان استحقاق  
مجروح شوے دے۔ مہربانی او کړئ چہ دا استحقاق کمیٹی تہ حوالہ کړئ جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر اوقاف، پلیرز۔ جناب حاجی نمروز خان، منسٹر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور۔  
جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا  
چاہتا ہوں کہ میرے علم میں یہ بات نہیں آئی ہے اور ابھی جو ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور سٹاف کی  
طرف سے جو کوتاہی ہے تو پہلے تو میں محکمے کی طرف سے معافی مانگتا ہوں اور معذرت چاہتا ہوں کہ جو ان کا  
استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ ایک ممبر کی حیثیت سے میرے پاس آجاتے یا کسی اور جگہ  
مجھے مل لیتے تو انشاء اللہ آپ کا کام ہو جاتا لیکن یہ میں انشاء اللہ اس افسر سے پوچھوں گا اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ کاغذ ہٹادیں، یہ کاغذ ہٹادیں تاکہ بات۔۔۔۔۔  
وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: استحقاق اگر مجروح ہوا ہے تو میں اس کیلئے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، کھلاؤ خبرہ او کړئ چہ ہغہ نہ واوریدہ پورہ۔  
وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: اگر معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں اپنے ایڈمن آفیسر سے  
پوچھوں گا اور ان سے میں اپنے محکمے کی طرف سے معافی چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو انشاء اللہ  
ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوگا۔

جناب عطیف الرحمان: اس سے Explanation call کی جائے۔

جناب سپیکر: عطیف الرحمان۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، دا خو ما د وزیر صاحب خلاف  
پریویلیج/استحقاق نہ دے راوستے او کوم حال چہ ہلتہ کنبے ما سرہ شوے وو،  
کہ دے وزیر صاحب سرہ شوے وو نو کیدے شی چہ ہلتہ کنبے ئے را گیر کړے  
وے۔ نو مہربانی او کړئ دا پریویلیج کمیٹی تہ حوالہ کړئ جی۔

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: ایڈمنسٹریٹر نہ بہ تپوس او کړو او Explanation بہ  
ترے Call کوؤ انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Now is it the desire of the House that the privilege  
motion moved by the Honourable Member may be referred to the  
concerned Committee? Those who are in favour of it may say  
'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to concerned Committee.

جناب شاہ حسین: جناب سپیکر، زما یو کونسیچن وو جی۔

جناب سپیکر: دا یو گھنٹہ تیرہ شوے دہ، تہ خوزور، مشر۔۔۔۔

جناب شاہ حسین: سبا بہ وی؟

جناب سپیکر: دا بہ مخکبے خئی کہ نہ؟ مخکبے بہ خئی۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Mr. Waqar Ahmad Khan to please move his privilege motion No. 79.

(قطع کلامیاں)

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں مورخہ 7 دسمبر کو کور کمانڈر صاحب کے بیٹے کی شہادت پہ فاتحہ خوانی کیلئے اسلام آباد جا رہا تھا کہ مجھے راستے میں اطلاع ملی کہ میرے خالہ زاد بھائی، مقصود خان تھانے میں لاک اپ میں بند ہے، معلوم کرنے پر جب میں نے مذکورہ پولیس سٹیشن کے ایس ایچ او، مسی فضل امین صاحب سے موبائل فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے نہایت بد تمیزی سے جواب دیا کہ۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Kindly ذرا سیریس ہو جائیں، یہ ممبر صاحب کچھ کہہ رہے ہیں۔

(شور)

جناب وقار احمد خان: ان پرافسران نے شکایت کی ہے یعنی پرنسپل کی شکایت پر، ڈگری کالج کی پرنسپل کی شکایت پر میں نے اسے بند کیا ہے۔ میں نے جب اپنے خالہ زاد بھائی سے استفسار کیا کہ تمہیں کیوں بند کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں گریجویٹ کالج کی طالبات کو گاڑی میں ماہانہ سات سو روپے فی طالبہ کے عوض لاتا ہوں جبکہ کالج پرنسپل اس بات پر ناخوش ہے اور وہ سرکاری بس میں فی طالبہ مبلغ ایک ہزار روپے ماہانہ وصول کرتی ہے۔ مذکورہ ایس ایچ او نے بھی یہی بات مجھے فون پہ کہی اور مجھ سے کہا کہ مقصود خان کو اس وقت چھوڑوں گا جب یہ مجھے Undertaking دے کہ میں اس کالج کی طالبات کو نہیں لاؤں گا حالانکہ میں نے مذکورہ ایس ایچ او کے ساتھ اپنا تعارف شروع میں کروایا تھا لیکن اس کے باوجود ان کے رویے



میں کوئی فرق نہیں آیا اور اس پر بضد تھے کہ بیان حلفی دے۔ لہذا اسے تب چھوڑا گیا جب اس نے بیان حلفی دے دیا۔ جب میں اسلام آباد سے واپس آیا تو مورخہ 15 دسمبر کو مذکورہ ایس ایچ او سے بیان حلفی کی فوٹو کاپی اور شکایت کنندہ کی درخواست کی کاپی حاصل کرنے کیلئے جب اپنا گن مین بھیجا تو مذکورہ ایس ایچ او نے کہا کہ وہ تمام کاغذات ایس پی صاحب نے پھاڑے ہیں۔ اس واقعے سے نہ صرف جناب سپیکر صاحب، میرا ذاتی بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق کا مجروح ہوا ہے، لہذا اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر مزید پیشرفت ہو سکے۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔ ممبر صاحب کو ٹریڈری بنچر سے کون جواب دے گا؟ بشیر بلور صاحب، آپ دے دیں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وقار احمد خان، آپ کو کس سے گلہ ہے، ایس ایچ او سے یا کالج والوں سے؟

جناب وقار احمد خان: دونوں سے ہے، سر۔ دا Settlement چہ کوم شوے وو، د ہغے باوجود زما دا ورور د دغے پرنسپلے پہ شکایت باندے، دوبارہ ئے بیا شکایت کرے وو، پہ دوبارہ ہم بیا تھانے تہ بوتلے وو او زہ قاضی صاحب پہ موجود گئی کنبے وایم چہ د دوئی نہ ہم استحقاق مجروح شوے دے، Settlement ئے کرے وو چہ زہ بہ داسے نہ کومہ۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جہاں تک کالج کا سوال ہے، وہ ہم نے انکوائری مارک کر دی ہے اور پرنسپل صاحبہ کی ہم انکوائری کر رہے ہیں، گورنمنٹ گریڈ کالج حیات آباد کی جو پرنسپل ہیں ہماری لیکن جہاں تک پولیس کا سوال ہے تو آنریبل ممبر نے اپنا تعارف بھی کروایا اور انہوں نے میرے خیال میں، جو ایم پی اے صاحب نے اپنا تعارف بھی کروایا ایس ایچ او کو اور انہوں نے شاید ان کے پریویج کالج کا خیال نہیں رکھا تو ہمیں اعتراض نہیں ہے اگر یہ پریویج کالج کمیٹی کو چلا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the Honourable Member may be referred to the concerned Privileges Committee?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Privilege Committee. Item No. 7, 'Call Attention

Notices'. Ms Noor Sehar Bibi to please move her Call Attention Notice No. 240. Ms Noor Sehar Bibi.

توجہ دلاؤ نوٹس

محترمہ نور سحر بی بی : سپیکر صاحب، میں یہ واپس لینا چاہتی ہوں، میں مطمئن ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: واپس لے لیا۔ Mr. Mohammad Javed Abbasi to please move his Call Attention Notice No. 245. Mr Mohammad Javed Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Thank you very much, Janab Speaker.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ کا بھی مجروح ہوا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ استحقاق نہیں ہے جناب، اور یہ مجروح ہوتا نہیں ہے، مجروح ہوتی ہے۔ میں بسم اللہ کروں، جناب سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، جی بسم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مانسہرہ سے ایم این اے، جناب فیض محمد خان ایوب میڈیکل کیمپلیکس ہسپتال میں ڈاکٹروں کی غفلت اور لا پرواہی کے باعث انتقال کر گئے ہیں، ان کو بروقت طبی امداد نہ مل سکی، ڈاکٹروں کی طرف سے غفلت کا مظاہر کیا گیا ہے، لہذا میری پر زور اپیل ہے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے، Luckily آج ہی ملتے منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ معاملہ اس طرح ہے جناب، کہ فیض محمد خان صاحب اس اسمبلی کے ممبر رہے، وزیر رہے اور اس وقت وہ ایم این اے تھے اور ایبٹ آباد میں وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود تھے، طبیعت سخت خراب ہونے کے باعث ان کو ایوب میڈیکل کیمپلیکس ہسپتال ایبٹ آباد میں لے جایا گیا، چار دن ان کو وہاں رکھا گیا اور ان کی کوئی Treatment نہیں کی گئی۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کا ٹمپریچر 104 اور 105، شاید اتنا حد سے زیادہ تھا اور ڈاکٹروں نے کوئی ڈاکٹر ساتھ نہیں بھیجا اور ان کی فیملی کو بلا کر کہا ہے کہ ان کو یہاں سے آپ موڈ کر کے اسلام آباد لے جائیں۔ ان کی فیملی نے پورا اصرار کیا ہے کہ ان کی طبیعت، اس وقت تو شاید پوری طرح ہوش میں بھی نہیں تھے، ان کے خاندان کے لوگوں نے چیف ایگزیکٹو کیمپلیکس اور ایم ایس سے کئی دفعہ رابطہ کیا ہے، یہ چیف ایگزیکٹو اور ایم ایس وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں میں نے اسمبلی میں کئی دفعہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ یہ لوگ اس ہسپتال کو تباہ کرنے کیلئے وہاں بھیجے

گئے ہیں اور جناب سپیکر، میں سارے ایوان کی توجہ اپنی اس بات کی طرف دلاؤں گا کہ اگر ایک ایم این اے کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے تو آپ اندازہ کر لیں کہ وہاں کسی عام آدمی کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہو گا؟ وہ جو ہزارے کا سب سے بڑا ہسپتال ہے، کئی دفعہ معزز ممبران اور آج مجھے یقین ہے کہ سارے ممبران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے، اور یہی واقعہ جناب، اسلام آباد میں ہوا، میں وزیراعظم پاکستان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے فوری طور پر ایکشن لیا ہے اور جس کے نتیجے میں ان ڈاکٹروں کو برطرف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں، یہ بات ہم نے کئی دفعہ جناب سپیکر، یہاں فلور پر لائی ہے کہ یہاں ہمارے اپنے صوبے میں کہ سب سے بڑی غفلت ایبٹ آباد میں کمپلیکس ہسپتال کے اندر ہوئی ہے اور مجھے یقین تھا کہ ہماری اس بات کرنے سے پہلے پہلے ان ڈاکٹروں کے خلاف، خصوصاً ایم ایس اور چیف ایگزیکٹو کو معطل ہو کر ان کی انکوآری ہونی چاہئے تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو ان کی موت کے ذمہ دار ایبٹ آباد کے، اور آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ ان کی فیملی نے پوری ان کوریکوئٹس کی کہ ہمیں ایسبونس دیا جائے یا ہمارے ساتھ اسلام آباد میں ڈاکٹر موو کیا جائے، ایک آدمی کو اتنا High fever ہو اور اتنی پوزیشن اس کی خراب ہو، ان کے Kidneys اس وقت کام کرنا چھوڑ گئے تھے جب وہ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں تھے، ان ڈاکٹروں نے ان کو کمرے سے باہر نکال کر چھوڑ دیا اور ان کو اسلام آباد لے جایا گیا اور اسلام آباد پہنچتے ہی ان کی Death ہو گئی ہے تو میں چاہوں گا کہ اس سلسلے میں ہمارے اور دوست بھی اظہار خیال کریں گے، ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں مانسہرہ سے، شاید وہ بات نہ کر سکیں لیکن اور دوست ضرور اس معاملے پر بات کریں گے۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے، یہ ہمارے اس ممبر کے ساتھ ہوا ہے جو کبھی اس ایوان کا معزز ممبر ہوا کرتا تھا۔ اگر یہ اس کے ساتھ ہو سکتا ہے جناب سپیکر، تو یہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ سر، یہ بات اسلئے میں نہیں لارہا ہوں کہ یہ کسی ایک آدمی کی طرف سے یا کسی ایک شخص کیلئے میں یہاں لارہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ اس بات سے ہماری یہ بات Establish ہو گئی ہے کہ کئی دفعہ ہم نے کہا کہ یہ ایوب میڈیکل کمپلیکس کو تباہ کرنے کیلئے سازش ہو رہی ہے اور وہاں علاج نہیں ہو رہا۔ یہ بات اسلئے بھی سامنے لایا ہوں کہ اگر وہاں ایک ایم این اے کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے تو عام آدمی کے ساتھ جناب سپیکر، کیا سلوک ہو گا؟ تو جناب ہیلتھ منسٹر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ہماری دادرسی تب ہو گی کہ آج سخت سے سخت ایکشن کیلئے وہاں سے کوئی بات کریں۔ اگر جناب ہیلتھ منسٹر صاحب کہہ دیں گے کہ میں کمیٹی بنا رہا ہوں اور اس

معاملے کو ہم دیکھیں گے تو یہ کئی دفعہ کمیٹیاں بنیں اور معاملات دیکھے گئے اور کبھی بھی اس کا ریزلٹ نہیں آیا۔ تو یہ بات نہیں کہ اس کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تھا، یہ اس طرح سمجھا جائے کہ وہ اس معرزی ایوان کا معرزر کن بھی کبھی رہا ہے اور ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ سلوک ہوا ہے تو میری جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے پرزور اپیل ہے کہ ان ڈاکٹروں کے خلاف اور ان میں سے چیف ایگزیکٹو کو آج ہی معطل کر کے ان کے خلاف انکو آڑی کی جائے اور اگر ممکن ہو سکے تو ان دونوں اشخاص کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی جائے اور یہ ایف آئی آر میں مدعی ہیلتھ منسٹر ہوں تو مجھے اس سے بھی بڑی خوشی ہوگی کہ یہ آج ثابت ہو جائے کہ یہ روایات رکھنے والا صوبہ ہے، یہ وہ صوبہ ہے جس میں اپنے دوستوں کا اور مرنے والوں کا بھی اسی طرح ہی خیال رکھا جاتا ہے، اسی طرح تصور کیا جاتا ہے جس طرح وہ آج بیٹھا ہوئے ہیں تاکہ ہزارہ کے لوگوں کا اعتماد ایک دفعہ پھر بحال ہو سکے اور ان کی فیملی جو بھی ہے، وہ ایک مشکل وقت سے گزر رہی ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ڈاکٹروں کی وجہ سے وفات ہوئی ہے، تو اگر ہیلتھ منسٹر صاحب نے ان کی ایف آئی آر کیلئے بھی آج خود کہا تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری دادرسی ہوئی ہے۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب ہیلتھ منسٹر صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں اس پہ ڈیٹ نہیں ہو سکتی، ڈیٹ ہو ہی نہیں سکتی۔ موور کے علاوہ اس پہ کوئی بات کر ہی نہیں سکتا۔ کال انٹن نوٹس ہے، اس میں پھر خلاف ورزی ہوتی ہے، جی اس کے بعد۔

جناب ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو میرے بھائی جاوید عباسی صاحب نے جس

مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس میں حقیقت یہ ہے کہ جب ان کو تکلیف ہوئی تو ان کو ہسپتال لایا گیا، دو

دن وہ وہاں پہ رہے اور پھر ان کی اپنی خواہش پہ کہ مجھے 'پمز' میں لے جایا جائے اور وہاں سے ڈاکٹر ان

کے ساتھ ایسولنس میں وہاں تک گئے اور جب 'پمز' میں ان کے ساتھ جو بھی ہوا ہے، مجھے اس بات کا

نہیں پتہ کیونکہ پھر 'پمز' کے اندر جو ان کی Death ہوئی ہے تو اس کے اوپر وزیراعظم نے انکو آڑی لگائی

ہے اور وہ انکو آڑی وہاں پہ چل رہی ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں عباسی صاحب، کہ

عقیدے کا زیادہ مسلمان ہونا چاہیے کہ ان کی Death ڈاکٹروں کی وجہ سے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی،

خدا ان کے وہ درجے بلند کرے، ان کی وہ دنیا چھا کرے اور ان کو ایک ایسی تکلیف تھی کہ جب وہ 'پمز'

میں گئے تو ان کا وہاں بھی پر اپر طریقے سے علاج کیا گیا لیکن موت کوئی ایسی نہیں ہے کہ کسی پہ نہیں آسکتی تاہم جہاں تک ایوب ٹیچنگ ہسپتال کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں میں نے خود بھی انکو آڑی کروائی اور اپنے طور پر معلومات لیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کا کوئی وہ رول نہیں ہے، وہ دودن وہاں پہ تھے اور دودن کے اندر انہوں نے خود ریکوسٹ کی کہ مجھے 'پمز' شفٹ کیا جائے اور وہ صحیح طریقے سے 'پمز' لے جائے گئے اور وہاں ایڈمٹ کئے گئے اور پھر اس کے بعد وہاں پہ ان کے علاج کے بعد جو بھی ہوا، اس کے سلسلے میں انہوں خود کہا کہ وزیر اعظم صاحب نے اس کیلئے انکو آڑی کا بھی آرڈر دیا ہے اور جو بھی ڈاکٹر اس میں Involve ہوں گے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ایشو ہے جس کے ساتھ پراونشل گورنمنٹ کا As such کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ جو انکو آڑی ہو رہی ہے، ان کے بھائی غالباً کوئی فیڈرل منسٹر بھی ہیں وہاں پہ جو کہ اس کو ذاتی طور پہ بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ انہوں نے 'پمز' کے اوپر دعویٰ بھی کیا ہوا ہے اس چیز کا تو اب ایک ہی آدمی کے اے ٹی ایچ پہ بھی اعتراضات ہوں اور ساتھ ہی اس کے دوسرے 'پمز' پہ بھی ہوں تو جو واقعہ رونما ہوا ہے، وہ 'پمز' سے ہوا ہے، وہ اے ٹی ایچ کا نہیں ہے، وہ بیمار ضرور تھے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، ان کو بیماری کی حالت میں وہاں پہنچایا گیا اور یہ جس ہاؤس کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، میں نے تو کم از کم ان کو Written inquiry بھیجی ہے۔ ہم نے اپنے طور پر پتہ کیا ہے اور انہوں نے ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ کیا ہے، ایم ایس کی طرف، تو وہ تو ان دنوں جگ کرنے گیا تھا، وہ تو تھا ہی نہیں وہاں پہ، تو اب ایک آدمی موجود نہیں ہے اور ایک آدمی پیچھے بیمار ہو گیا تو اس کو کس چیز کی ہم سزا دیں؟ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب محمد حاوید عاصمی: جناب سپیکر! یہ بات جو منسٹر صاحب نے اسلام آباد کے متعلق کی ہے کہ یہ واقعہ اسلام آباد 'پمز' میں ہوا ہے، اس سے تو ہم متفق ہیں اور جو وزیر اعظم صاحب نے وہاں پہ ایکشن لیا ہے، ہم اس سے مطمئن ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جب وہ اسلام آباد میں پہنچے تو اسلام آباد والوں نے جو کارروائی کی ہے، ہم نے اسلام آباد کے بارے میں نہیں کہا، میں نے خود کہا ہے کہ جو اسلام آباد میں ہوا ہے تو پراونشل منسٹر پاکستان نے بھی ایکشن لیا ہے، سپریم کورٹ نے بھی ایکشن لیا ہے اور ان کو معطل کیا گیا ہے اور ان کے خلاف انکو آڑی ہو رہی ہے لیکن سب سے زیادہ ظلم ایوب ٹیچنگ ہسپتال میں ہوا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ وہاں وہ دودن رہے لیکن دودن نہیں بلکہ وہ پانچ دن سے زیادہ وہاں رہے ہیں، وہ شدید بیمار تھے اور ان ڈاکٹروں کے کہنے پر ان کو شفٹ کیا گیا ہے اور ان کی فیملی کے کسی آدمی نے نہیں کہا، میں آن فلور یہ

بات کرتا ہوں، یہاں ہزارے کے سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ان سے رائے لے لیں۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ یہ منسٹر صاحب کو صرف، ہر وقت یہ ضروری نہیں ہے کہ منسٹر ہر وقت ان کو ہی Defend کریں بلکہ اس پہ انکو آڑی ہونی چاہیے تھی، ایکشن لینا چاہئے تھا اور اگر یہ دیکھیں کہ اگر ہماری ایک بات پر بھی ان کو یقین نہیں ہے، کسی بارے میں انہیں ممبران کی بات پر یقین نہیں ہے اور جب وہاں ایم ایس لکھ کر بھیجتا ہے اور چیف ایگزیکٹو لکھتا ہے تو یہ ان کو یہاں Defend کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، پھر ہمارا یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ آپ ہزارے کے سارے ممبران کو اس پر بات کرنے کا موقع دیں، آپ پوچھ لیں، یہاں مختلف پارٹیز کے لوگ بیٹھے ہیں، ہم ایک پارٹی کی بات نہیں کرتے، یہاں مختلف پارٹیوں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ایوب ٹیچنگ ہسپتال کے ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے اور وہاں کا جو ایم ایس ہے اور چیف ایگزیکٹو ہے، ان کی لاپرواہی اور ان کی Negligence کی وجہ سے اس آدمی کی جان گئی ہے اور یہ آدمی ذمہ دار ہیں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر، ہیلتھ، پبلیز۔ ظاہر علی شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں یہ اپنے معزز بھائی سے بڑے ادب سے کہوں گا کہ ایک انکو آڑی Conduct ہو رہی ہے جس میں لوگ Suspend کئے گئے۔ اگر اس کے اندر ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل Involve ہوا تو انکو آڑی صرف 'پہر' تک نہیں رکے گی، اس کے پیچھے بھی آئے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز جو اب Subjudice ہو چکی ہے، یہ کیس کورٹ میں جا چکا ہے تو ہم کس چیز کے اوپر بحث کر رہے ہیں؟ انہوں نے suo moto action لیا ہوا ہے، اس پہ Already کارروائی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: کورٹ نے ایکشن لیا ہوا ہے؟

وزیر صحت: جی suo moto action لیا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، انہوں نے اسلام آباد والے ہسپتال پر suo moto action لیا ہوا ہے اور ہم ایبٹ آباد کی بات کر رہے ہیں اور انکو آڑی اسلام آباد کے بارے میں ہو رہی ہے۔ ان کے ساتھ ایبٹ آباد میں جو کچھ کیا گیا ہے، ہم اس کی انکو آڑی کروانے کیلئے کہہ رہے تھے، جناب سپیکر۔ وہ معاملہ صرف اسلام آباد سے Relate کرتا ہے، لہذا مہربانی کریں اور اس میں آپ کسی سے بھی Independent inquiry کروالیں۔ یہ معاملہ آپ اس کمیٹی کے سپرد ہی کروائیں، وہ کر کے دیکھیں گے کہ سچ کا سچ سامنے آجائے گا، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر، سیلتھ، پلیز۔

وزیر صحت: سر پہلے تو معاملہ Subjudice ہے، سپریم کورٹ میں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو وہاں پہ معطل کیا گیا ہے، پھر ان کی ایک انکوائری Conduct ہو رہی ہے، اگر اس کے اندر کچھ ایسی چیز سامنے آئی کیونکہ یہ تو ریفر کیا گیا تھا ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل سے، اس Patient کو زندہ ریفر کیا گیا تھا، وہ دو تین دن وہاں پہ رہے تو اگر ایسا کوئی مسئلہ ہو تو انکوائری جو وزیر اعظم صاحب نے آرڈر کیا ہے، وہ Conduct ہوگی اور اگر اس کے ساتھ ان کا بھی نیچ میں کوئی رول ہو تو وہ Expose ہو جائیں گے، ایسی کوئی بات تو نہیں ہے۔ یہ تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جو بھی ہو گا وہاں پہ، کسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے کورٹ جب انکوائری کر رہا ہے تو پھر اس میں وہ نہیں ہو سکتا۔ اب آگٹ نمبر 8۔

جناب عنایت اللہ خان حدون: جناب سپیکر، میں تھوڑی سی بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی اس پہ ڈیبیٹ ہو نہیں سکتی، یہ کال اینشن ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کال اینشن ہے جی، کال اینشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔ ایک اور موشن لے آئیں، اس پہ پھر بات کریں۔

Item No. 8, The Honourable Minister for Health, NWFP, to please introduce before the House The N.W.F.P, Medical and Health Institutions and Regulation of the Health Care Services (Amendment) Bill, 2009. Honourable Minister for Health.

مسودہ قانون

Syed Zahir Ali Shah: Thank you, Sir. I beg to introduce the N.W.F.P. Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2009, in the august House. Thank you.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Item No. 9. Mr. Abdul Akbar Khan to please move for extension in period for presentation of the report of Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation under rule 185 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move that the period for presenting of the Report of the Committee No. 2 may be extended.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the Honourable Member to present the report of Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Control on Subordinate Legislation. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، رپورٹ پیش نہیں کی گئی، چاہئے تو یہ تھا کہ رپورٹ ایوان میں پیش ہوتی تو ہم اس پر بات بھی کر سکتے تھے، اب ہم صرف ایجنڈے سے بول رہے ہیں، رپورٹ کا پتہ نہیں لگ رہا کہ رپورٹ کدھر ہے؟

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، یہ تو جناب سپیکر، ابھی براہ مہربانی آپ دوسری موشن کی اجازت دے دیں تاکہ میں موڈ کروں Presentation کیلئے۔

جناب سپیکر: جی آپ شروع کریں جی بسم اللہ کریں۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to present the report of the the Law Reforms Committee and Control on Subordinate Legislation of Standing Committee No. 2-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، نمبر 10 کی آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، وہ تو ہو گیا ہے نا، سر۔ Period تو Grant کر دیا ہے نا، تو ابھی میں رپورٹ Present کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: No. 10, Ji, ji, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to present the report of the Standing Committee No. 2 on Law Reforms and Subordinate Legislation before the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر آپ، ایک منٹ سر، اس پر میں کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ سر، بد قسمتی یہ ہے، ہم تو سمجھ رہے تھے کہ یہ ایوان اس صوبے کا سب سے معزز ایوان ہے کیونکہ یہاں کے جو سارے نمائندے



ہیں، عوام نے ان کو منتخب کیا ہوا ہے اور جناب سپیکر، اسی ایوان میں پھر سینڈنگ کمیٹیاں بھی بنائیں، آپ نے بنائیں اور اس میں سارے ممبران شامل ہوئے اور جناب سپیکر، جب ایک Matter کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے تو اس پر بہت سی Deliberations ہوتی ہیں اور بڑی Deliberations کے بعد وہ کمیٹی اپنی رپورٹ کو فائنل کرتی ہے اور وہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جاتی ہے اور پھر اس ایوان سے رائے لی جاتی ہے جناب سپیکر، کہ آپ اس رپورٹ کو Adopt کرتے ہیں یا Adopt نہیں کرتے یا رد کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ Details آپ رپورٹ Report's adoption stage پر کریں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، تو اگر آج ہی Adopt کیا جائے تو کیا فرق پڑے گا؟ دیکھیں سر، بات یہ ہے کہ میں تو سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اگر آپ آج ہی Adopt کریں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں ممبرز حضرات کو بھی تھوڑا موقع ملے کہ وہ بھی سٹڈی کریں نا جی۔  
جناب عبدالاکبر خان: سر، سٹڈی کریں، وہ رپورٹ تو فائنل ہو چکی ہے، یہ تو ایک سال پہلے کی رپورٹ ہے، سر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: چلیں جیسی آپ کی مرضی ہے۔ ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: Adoption بعد میں کر لیں گے جی۔ Thank you, Abdul Akbar Khan.  
The sitting is adjourned till 4.00 p.m. of tomorrow evening. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 6 جنوری 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)